روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ ، ۲۲ تبوک ۱۳۷۱ ہش ، ۲۲ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۱۷
Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-
"یاد رکھو۔ ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی ۔ دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دُعا ہے۔ جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ ۔ ۔ ۔ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔"

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ اُن میں آجاتا ہے اور اُن سُنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں اور وہی پہلا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں اُن سے الگ ہو جانا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ان تمام بُری باتوں کے اجزاء کا علم ہو۔ کیونکہ طلبِ شئے کے لئے علم کا ہونا سب سے اوّل ضروری ہے۔ جب تک کسی چیز کا علم نہ ہو، اسے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۵۵-۶۵۶)

ولادت

○ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم محمد نصیر صاحب کو مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء کو تین بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام روحی نصیر رکھا گیا ہے۔ نومولودہ خاکسار کی پہلی پوتی اور میجر زین العابدین صاحب آف راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب پال ابن مکرم دین احمد صاحب پال کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ جنوری ۹۲ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام ازراہ شفقت "آمینہ مبشر" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب نومولودہ کی صحت درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونیکی دعا کریں۔

خدا تعالیٰ کے (صاحبِ ایمان) بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں ہوا کرتا

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں۔ عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربانی کرنے کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اُترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو۔ اسی طرح عزتیں اور وجاہتیں بھی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں جو ایک (صاحبِ ایمان) کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنی پڑتی ہیں

خدا تعالیٰ کے احکام میں ایک حصہ نواہی کا ہے یعنی بعض باتیں ایسی ہیں جن سے وہ روکتا ہے مثلاً دنیوی رسم و رواج ہیں جن کی وجہ سے بعض لوگ اپنی استطاعت سے زیادہ بچوں کی بیاہ شادی پر خرچ کر دیتے ہیں حالانکہ وہ اسراف ہے جس سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم نے رسم و رواج کو پورا کرنے کے لئے خرچ نہ کیا۔ ہمارے رشتہ داروں میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری خاطر رسم و رواج کو چھوڑ کر اپنی ناک کٹواؤ تب تمہیں میری طرف سے عزت کی ناک عطا کی جائے گی۔

تو الخیر جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ (صاحبِ ایمان) کو آزماتا ہے۔ وہ قرآن کریم کے احکام ہیں اس کے مقابلہ میں الشر کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ گویا ہر وہ حکم امر ہو یا نہی جو قرآن کریم کے مخالف اور معارض ہو اسے الشر کہا گیا ہے کیونکہ شیطان اور اس کے پیروؤں کا یہ کام ہے کہ وہ لوگوں کے کانوں میں قرآن کریم کے خلاف باتیں ڈالتے رہتے ہیں۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا کیا فائدہ؟ کبھی یہ کہتے ہیں کہ ان

باقی صفحہ پر

فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ضرورت

اس جماعتی ادارہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند گریجوایٹ ڈاکٹر صاحبان اپنی درخواستیں ۲۶ ستمبر ۹۲ء تک امیر صاحب مقامی یا صدر صاحب حلقہ / محلہ کی تصدیق کے ساتھ دفتر فضل عمر ہسپتال میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو ۲۸ ستمبر بروز سوموار ہو گا۔ امیدواران اپنے اصل سرٹیفکیٹس وغیرہ ہمراہ لائیں۔

نام آسامی	گریڈ	تعداد خالی آسامی
۱- جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر (میڈیسن اور سرجری ہر دو میں ۶، ۶ ماہ کی ہاؤس جاب ضروری ہے۔	-۲۱۵ - ۲۸۷۰ - ۵۴۵ + NPA ۵۰۰/=	۱
۲- میڈیکل آفیسر (رجسٹرار آئی) آئی وارڈ میں ایک سال کا ہاؤس جاب ضروری ہے۔	۲۸۷۰ - ۲۱۵ - ۵۴۵ + NPA ۵۰۰/=	۱

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲ - تبوک ۱۳۷۱ہش　　۲۲- ستمبر ۱۹۹۲ء

بحالی کا کام

عمل صالح کا مطلب یہ ہے کہ کام بھی نیکی کا ہو اور کیا بھی ضرورت کے وقت جائے۔ بے وقت کا نیک کام ہوتا تو ٹھیک ہی ہے لیکن اپنی افادیت کھو بیٹھتا ہے۔ اور اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ ریا کے بیج بو دے۔ تقویٰ کو غلط سمجھتے ہوئے کام تو تقویٰ کے پیش نظر کیا جائے۔ لیکن کیا جائے دکھاوے کیلئے۔ نیک کام تو ویسے ہی مفید ہوتا ہے۔ لیکن اگر کیا بھی ضرورت کے مطابق جائے تو افادیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ گذشتہ کئی دنوں سے ملک اس صدی کے سب سے بڑے سیلاب سے دوچار ہے۔ بند۔ ڈیم۔ نہریں۔ دریا۔ شہر گاؤں سب کے سب متاثر ہیں۔ ایک کی وجہ سے دوسرا اور دوسرے کی وجہ سے تیسرا۔ اور اس طرح تباہی و بربادی کی ایک زنجیر بنی ہوئی ہے۔ کہ کہیں سے ٹوٹنے میں نہیں آتی۔ حکومت بھی زور لگا رہی ہے اور کار خیر میں حصہ لینے والے لوگ بھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ ان سب کی کوششوں کو بار آور کرے اور ملک اس مصیبت سے نجات پا جائے۔

لیکن ایک بات یاد رکھنے والی ہے کہ سیلاب ایسا واقعہ نہیں ہے۔ کہ آیا چلا گیا اور بات ختم ہو گئی۔ یہ مصیبت اپنے اندر ایک لمبا تسلسل رکھتی ہے برباد گھروں کو بنانا۔ خاندانوں کو بسانا ہے۔ فصلوں کی بربادی کا ازالہ کرنا ہے۔ زمینوں کو ہموار بھی کرنا ہے اور فصلوں کیلئے قابل کاشت بھی بنانا ہے۔ یہ ساری بات سیلاب کے خاتمے پر ہی نہیں ہو جائے گی۔ ان سب امور کیلئے وقت درکار ہے۔ روپیہ درکار ہے۔ کارندے درکار ہیں۔ اور کارندوں سے کام لینے والے ان کے لیڈر بھی درکار ہیں۔ سب کچھ ابھی کرنے والا ہے اور ابھی تو اس کے آغاز کا وقت بھی نہیں آیا کیونکہ سیلاب کی مصیبت ابھی ختم نہیں ہوئی۔

آئیے ہم سب مل جُل کر فیصلہ کریں کہ ہم نے سیلاب زدگان کی بحالی کیلئے سب کچھ کر گذرنا ہے۔ ہم نے وقت بھی دینا ہے۔ ہم نے روپیہ بھی دینا ہے۔ اور ہم نے امداد کے لئے دیگر ساز و سامان بھی اکٹھا کرنا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم سب یکجان ہو کر اس کام میں لگ جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم یہ سب کچھ کر سکیں۔

چادر سروں پہ کوئی تو اے آسمان دے
سایا اگر نہیں ہے تو سورج ہی تان دے

بیدار پانیوں کے کنارے مکان دے
داتا نئی زمین نیا آسمان دے

صدیوں کو تو زبان دی۔ لہجہ عطا کیا
لمحہ بھی بولتا ہے اسے بھی زبان دے

طے ہو سکیں گے ہم سے نہ فرقت کے فاصلے
دینا ہے کچھ تو قربتوں کے درمیان دے

سورج بکھیر دے مرے اندر صفات کے
اس دھوپ میں بھی روشنی کے سائبان دے

ایسا نہ ہو کہ پھر کہیں ہو جائیں قلعہ بند
ہم لامکانیوں کو نہ کوئی مکان دے

لفظوں کے لب پہ حرفِ تمنّا نہ آئے گا
اے عہد کے کلیم انہیں ترجمان دے

انکار کے بھنور میں ہے کشتی پھنسی ہوئی
بادِ مرادِ عشق کوئی بادبان دے

چوہدری محمد علی

"کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر، مقتدر اور احکم الحاکمین، علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ حالانکہ اپنے معمولی دوستوں آشناؤں حاکموں اور شرفاء کے سامنے جن کا نہ علم ایسا اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر۔ ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رُکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی اور صفاتِ الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے۔"

(حضرت امام جماعت الاوّل از خطبہ فرمودہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۸ء)

تصحیح

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق (لندن) کہتے ہیں کہ ان کا جو خط ۱۰۔ ستمبر ۹۲ء کے الفضل کے شمارہ میں شائع ہوا ہے اس میں اختر ملک کی بجائے سہواً راحت ملک لکھا گیا ہے۔ احباب درستی کر لیں۔

سیلاب میں جو ہاتھ بٹایا ہے کسی کا
جتنا بھی ہے دُکھ درد مٹایا ہے کسی کا
اے خادمِ انسان ترا عزم مبارک
کہتے ہیں کہ ہر سر پہ یہ سایہ ہے کسی کا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

"سلسلہ کو مالی لحاظ سے کوئی کمی نہیں ہے اور کوئی کمی خدا کے فضل سے نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا جو یہ وعدہ ہے میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور آپ بھی اس دعا میں شامل ہوں کہ وہ اسی طرح جماعت کے ساتھ جاری رہے (۔۔) ہمیں یہ التجا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ! جو فضل تو نے جاری فرما دیا اس کو جاری رکھ اس مزید دعا کے ساتھ کہ اے خدا! تو اپنے فضل اور عطا بھی بڑھاتا چلا جا اور ہماری بھوک بھی بڑھاتا چلا جا۔ ہمارے مانگنے کا ظرف بھی بڑھاتا چلا جا۔ ان دونوں کے درمیان دوڑ شروع کر دے اور خود تیری عطا کردہ ایک ایسی پیاری دوڑ چل پڑے کہ جس طرح حضرت (امام جماعت احمدیہ الثالث) دو گھوڑوں کی مثال دیا کرتے تھے۔ ویسی ہی صورتِ حال پیدا ہو جائے۔

کہتے ہیں ایک عرب کو ایک گھوڑا بڑا پیارا تھا کیونکہ سارے عرب میں اس جیسا تیز رفتار گھوڑا کوئی نہیں تھا۔ ایک دفعہ چور آیا اور گھوڑے کو کھول کر وہ بہت دور نکل گیا۔ جب مالک کی آنکھ کھلی تو وہ گھوڑا آگے جا چکا تھا۔ اس نے اپنا نمبر ۲ گھوڑا پکڑا اور نمبر ۲ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کا پیچھا شروع کیا کیونکہ کیونکہ وہ ماہر تھا اس کے مزاج سے واقف تھا اور چور اوّل نمبر گھوڑے کے مزاج سے نا آشنا تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ یہ اس کے قریب تر ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ گیا۔ لیکن اچانک اس کو وہاں یہ خیال آیا کہ اگر آج میں نے اس کو پکڑ لیا تو میرے گھوڑے کا یہ نام جو دنیا میں رہنا تھا کہ کبھی کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکا یہ نام ختم ہو جائے گا۔ تو اس نے چور سے کہا۔ جاؤ میں اور کسی وجہ سے نہیں صرف اپنے گھوڑے کے نام کی خاطر تجھے چھوڑتا ہوں اور گھوڑے کو اس نے جانے دیا۔

پس میرے دل کی یہ کیفیت ہے کہ میں اللہ سے عرض کروں کہ تو ہماری بھوک بھی بڑھاتا چلا جا اور اپنی عطا بھی بڑھاتا چلا جا۔ لیکن اگر ہماری بھوک تیری عطا کے قریب پہنچ جائے تو پھر تو اپنی رحمت کے صدقے اس عطا کے نام پر جیسے کبھی دنیا میں کسی چیز نے شکست نہیں دی تو اپنی عطا کو اور آگے بڑھا دینا تاکہ یہ عطا ہمیشہ بے مثل رہے اور بے نظیر رہے اور کوئی بھوک اس کو پکڑ نہ سکے غرض اللہ تعالیٰ سے ہماری التجا یہی ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر یہ فضل جاری رکھے اور ساتھ یہ بھی کہ بہترین خرچ کی توفیق بخشے۔ امانت کے ساتھ، دیانت کے ساتھ، بہترین سوچ کی توفیق بخشے۔ بہترین فکر کی توفیق بخشے۔ سارے کارکن خدا کی رضا کی خاطر کام کرنے والے ہوں۔ دیانت اور امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پیسے پیسے کے ساتھ دعاؤں کی اور التجاؤں کی برکتیں شامل ہوں اور یہ روپیہ اپنی ظاہری حیثیت سے کئی گنا زیادہ برکتیں اپنے ساتھ لے کر آئے جو دنیا کے حساب میں وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتیں۔

(۔۔) خوشی کا تیسرا پہلو وہ ہے جو دینے والوں کی حالت سے تعلق رکھتا ہے حق حلال کی کمائی اس میں شامل ہے اہل ایمان مزدوروں کا پسینہ اس میں شامل ہے۔ ایسی محنت اور پاکیزہ محنت اس روپیہ میں داخل ہو چکی ہے جو اپنی پاکیزگی کے لحاظ سے ساری دنیا میں بے مثل ہے۔ اپنی قناعت کے لحاظ سے بے مثل ہے اور ان پاکیزہ خیالات کے لحاظ سے بے مثل ہے جو اس محنت میں شامل ہیں پس اس روپیہ کے ساتھ دنیا کے کسی دوسرے روپیہ کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ ان امیروں کا فاضلہ بھی اس میں شامل ہے جنہوں نے دنیا کی گناہ آلود زندگی کو ترک کر کے اپنے روپے کو دنیا کی لذتوں کے حصول پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے رب کی رضا کے حصول پر خرچ کیا ورنہ دنیا میں کروڑوں امیر ایسے بس رہے ہیں جو فسق و فجور کی راہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ ان کا روپیہ ان کی گناہ کی توفیق سے بڑھ جاتا ہے اور وہ بے چین ہوتے ہیں کہ اس کو کس طرح خرچ کریں اور کس طرح اپنے گناہ کی تمنا کو پورا کریں۔ اس کی پیاس بجھائیں لیکن میدان نہیں ملتے۔ اس کے برعکس اللہ کے فضل سے احمدی امراء ہیں جو مواقع ہونے کے باوجود۔ ہر طرح کے امتحانوں اور ابتلاؤں کے باوجود ان مواقع سے رکتے رہے، جو گناہ کے حصول کے لئے، روپے کے ذریعہ، مواقع ان کو میسر آ سکتے تھے اور اس روپے کو بچا کر نیک راہوں پر خرچ کیا۔ گو ذاتی لحاظ سے اُن کی تکلیف، غریب کی تکلیف کے مقابل پر کم تھی لیکن اس سے انکار بہرحال نہیں ہے کہ انہوں نے اور رنگ کی روحانی تکلیفیں اپنے اوپر وارد کیں۔ اور امتحانوں میں ثابت قدمی دکھائی۔ پس اس روپیہ میں وہ بھی اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر ان غریبوں اور مسکینوں کی دال روٹی بھی اس روپے میں شامل ہو چکی ہے جو بمشکل زندگی گذارتے ہیں۔ ایسے معمولی مددگار کارکن جن کو بعض دفعہ جماعت کو عطیہ دینا پڑتا ہے۔ زندگی کی بقاء کے لئے ان کا روپیہ پیسہ بھی اس میں شامل ہوا ہوا ہے۔ ان کے بچوں کا دودھ جو ان کو نہیں ملا وہ بھی اس میں شامل ہے۔ ان کے تن بدن کے غریبانہ کپڑے بھی اس میں شامل ہیں۔ انہوں نے روپے کا روپ دھارا اور سلسلہ کے اس چندے میں داخل ہو گئے۔ ان کی اپنی ایک چمک دمک ہے۔ ان کی اپنی ایک روشنی ہے اور دنیا کا کوئی روپیہ اس نور اور اس روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پھر ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ پر کہ اس نے چندہ دینے والوں کو دعاؤں کی توفیق بخشی۔ اس روپیہ میں ان کی دعائیں شامل ہیں ان کی نیک تمنائیں شامل ہیں۔ ان کی گریہ و زاری شامل ہے ان کا تقویٰ شامل ہے (۔۔) اللہ کو قربانیوں کا ظاہر کچھ بھی نہیں پہنچا کرتا۔ نہ اموال، نہ روٹی کپڑا۔ نہ گوشت اور نہ خون صرف تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس وہ چیز جس نے آگے جانا تھا وہ زادِ راہ بھی اس روپے میں شامل ہے کیونکہ یہ روپیہ تو اس دنیا میں رہ جائے گا۔ اس کے اگلی دنیا میں انتقال کا کوئی ذریعہ ہم نہیں پاتے۔ تو خدا کا کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ساری پاک چیزیں جو قربانیوں کو قبولیت کا درجہ دیتی ہیں وہ ساری پاک چیزیں ان روپوں میں شامل ہیں۔

پس دنیا کی آنکھ تو اس روپے کو ایک غریب اور نادار جماعت کا تھوڑا سا سرمایہ دیکھتی ہے ایسا تھوڑا سرمایہ کہ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی حکومت بھی اس سرمایہ کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ طاقتیں رکھتی ہے لیکن اللہ کی رضا کی آنکھ اس میں غریبوں کے آنسوؤں کے موتی دیکھ رہی ہے اللہ کی رضا کی آنکھ ان روپوں میں (ایمان والوں) کے قلب و جگر کے ٹکڑے دیکھ رہی ہے۔ ان امیروں کے اخلاص اور پاکیزگی کے جواہر دیکھ رہی ہے جنہوں نے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اور گندگی میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اللہ کی پاک رضا کی چادر اوڑھ لی۔ یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کو اللہ کی نظر محبت اور پیار سے دیکھتی ہے اور ان کو قبول فرماتی ہے۔

پس اس روپے کی حیثیت عام دنیا کے روپے کی حیثیت سے بالکل مختلف اور جداگانہ ہے چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ کوئی مقابلہ نہیں بیمانہ ہی مختلف ہے پھر دنیا کی آنکھ اس روپے کو روبلز ROUBLES کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور روپے کی شکل میں اور ٹکوں TAKKA کی شکل میں اور پونڈوں کی شکل میں اور ڈالروں کی شکل میں اور ینز YENS کی شکل میں اور کروناز KRONAS کی شکل میں اور پسیتاز PASETAS کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور ان پر مختلف تصویریں دیکھتی ہے کہیں اشتراکیت کے نشان اس میں نظر آتے ہیں۔ کہیں درانتی۔ کہیں ہتھوڑے کہیں بادشاہوں کی تصویریں کہیں جارج واشنگٹن کی شبیہ ابھر کر دکھائی دیتی ہے۔ کہیں قائداعظم کی تصویر بھی وہ اس پر دیکھتے ہیں۔ مگر ایک عارف باللہ اس روپے میں سوائے اپنے رب کے اور کوئی تصویر نہیں دیکھتا اللہ کی تصویر ہے۔ اس کا چہرہ ہے جس کو (کلام الٰہی) مالی اصطلاح میں الوجہ اللہ کہتا ہے۔ یعنی اللہ کی وجہ کی خاطر جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں اس کے منہ کی خاطر۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ہے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ

یہ اردو کا محاورہ ہے۔ عربی میں بھی یہی محاورہ ہے وجہ اللہ یعنی اللہ کا چہرہ، اس کی رضا۔ تو جس چہرہ کی خاطر جس منہ کی خاطر یہ قربانیاں کی جاتی ہیں وہ اسی منہ کی تصویر بنی ہوئی اس پر دیکھتے ہیں۔ دنیا کے ممالک کے اپنے ملکی قوانین نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں ان کے TARRIF (ٹیرف) کے قوانین نظروں سے اٹھ جاتے ہیں۔ صرف وجہ اللہ ان کو نظر آتا ہے ہر اس روپے پر۔ ہر اس پیسے پر اور ہر اس دھیلے پر جو جماعت احمدیہ قربانی کے طور پر اپنے رب کے حضور پیش کر رہی ہے۔"

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس وقت تو سیرالیون میں بیس سیکنڈری سکول ہیں۔ یہ تصویر سب سے پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول کی پہلی کلاس کے اجراء کے وقت لی گئی تھی۔ تعلیم مخلوط ہے اور اس لئے اس تصویر میں چند ایک بچیاں ہیں اور باقی بچے یعنی کچھ لڑکیاں اور کچھ لڑکے۔ اور مکرم شیخ نصیر الدین احمد بطور پہلے استاد اور پرنسپل کے اس کلاس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ آپ ایک باوقار استاد کی طرح اچکن (سب بٹن بند) اور ٹوپی پہنے کسی طالب علم کی کاپی یا کتاب کی طرف جھک کر دیکھ رہے ہیں اور شاید اس کے بعد اسے کچھ نصیحت کریں گے۔ پاکستان سے شیخ نصیر الدین احمد نائیجیریا پہنچے تو اگرچہ اس سے پہلے مجھے یہ علم تو تھا کہ وہ خاصے لکھے پڑھے ہیں۔ لیکن جب میں نے ان کا پورٹ مینٹو دیکھا تو اس پر ان کے نام کے ساتھ سات ڈگریاں لکھی ہوئی تھیں۔ میرے لئے یہ بات حیرانی کا باعث تھی لیکن بہرحال انہوں نے زندگی وقف کی تو تعلیم بھی جاری رکھی اور اس طرح نہ صرف ادبیات کے ایم۔ اے ہوئے بلکہ سائنس بھی پڑھی اور جرنلزم میں ڈپلومہ بھی لیا۔ آئے تو بطور مربی کے تھے لیکن چونکہ نائیجیریا میں ایک عرصے سے یہ کوشش جاری تھی کہ وہاں سیکنڈری سکول کھولا جائے اور اس میں جو روکیں تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ پرنسپل ایسا ہو جس نے کسی اور سیکنڈری سکول میں تدریس کا کام کیا ہو۔ چنانچہ پہلے تو مکرم شیخ صاحب احمدیہ سکولوں کے ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کہلائے پھر انہیں ایک اور سوسائٹی "انصار الدین سوسائٹی" کے سیکنڈری سکول میں بطور استاد کے متعین کروا دیا گیا تاکہ وہ اس سکول میں ایک سال تدریس کرنے کے بعد نائیجیریا میں پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول کھول سکیں۔ ابھی اس سکول میں کام کرتے ہوئے انہیں ایک سال کا عرصہ نہیں ہوا تھا کہ سیرالیون میں ان کی ضرورت پڑ گئی اور وہ نائیجیریا سے سیرالیون تبدیل ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے وہاں مربی انچارج ہونے کے ساتھ ساتھ پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول کا اجراء بھی کیا اور کچھ عرصہ کے لئے اس کی پرنسپل شپ بھی کی۔ سیرالیون میں اکثر لکھے پڑھے لوگ احمدیہ سکولوں کے فارغ التحصیل ہیں اور اسی لئے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آپ کہیں گھوم پھر رہے ہوں تو کچھ نوجوان آپ کی طرف اشارہ کر کے احمدیہ احمدیہ پکارنا شروع کر دیں گے۔ یعنی وہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ سمجھ گئے ہیں کہ آپ کا تعلق احمدیہ جماعت سے ہے اور وہ یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ ان کا تعلق بھی کسی نہ کسی طرح احمدیہ سکولوں سے رہا ہے۔ مغربی افریقہ میں اگرچہ ملک تو میں نے کئی دیکھے لیکن سیرالیون اور نائیجیریا میں مجھے خاص طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ پہلے نائیجیریا میں اور پھر ایک لمبے عرصے کے بعد سیرالیون میں۔

میں جب ۱۹۷۵ء میں نائیجیریا گیا تو وہاں یہ دیکھ کر کہ شام کے وقت ہر روشنی کے پول کے نیچے دو تین لڑکے کتابیں لئے کھڑے ہوتے تھے اور اپنے علم کی پیاس بجھانے کی کوشش میں مصروف نظر آتے تھے۔ بتایا گیا کہ یہ نوجوان عام طور پر دیہات سے لیگوس میں آتے ہیں اور چونکہ لیگوس میں ان کی رہائش نہایت تنگ کمروں میں ہوتی ہے اور وہاں روشنی کا بھی انتظام نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ باہر سڑکوں پر جہاں بھی روشنی ملتی ہے اپنا سبق یاد کرنے لگتے ہیں۔ مجھے اس چیز نے اتنا متاثر کیا کہ میں جب سنہ ۱۹۵ء میں چند ماہ کے لئے واپس پاکستان آیا تو میں نے اپنے دوستوں سے اور ان تنظیموں سے جہاں پر مجھے جا کر حالات بیان کرنے کا موقع ملا۔ اپنی اس حیرت کا اظہار کیا۔ یہ حیرت خوشی میں ملی جلی ہوئی تھی۔ کیونکہ دراصل حیرت اس بات پر تھی کہ وہ لوگ جنہیں عام طور پر دنیا میں پس ماندہ کہا جاتا ہے تعلیم کے اتنے دلدادہ ہیں کہ گھر میں روشنی نہ ہونے کے باعث سڑکوں پر کھڑے ہو کر جہاں انہیں روشنی میسر آتی ہے۔ اپنی تعلیم جاری رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ میں نے لیگوس میں اکثر یہ بھی دیکھا کہ چھوٹی چھوٹی دکانوں پر یا بڑی بڑی دکانوں کے بند ہونے کے بعد ان کے سامنے چار پانچ یا چھ نوجوان طالب علم بیٹھ کر میٹنگ میں مصروف ہوتے۔ یہ کون ہیں۔ بتایا جاتا کہ یہ فلاں گاؤں کے رہنے والے ہیں اور اپنے آپ کو انہوں نے ایک ایسوسی ایشن میں منسلک کر لیا ہوا ہے گویا کہ تقریباً ہر وہ گاؤں جہاں سے طالب علم لیگوس میں موجود تھے اس کے نام سے ایک ایسوسی ایشن اور اسے کہتے تھے "فرزندان فلاں گاؤں" مثلاً اگر بیان کیا جائے تو ہم کہیں گے "فرزندان لالیاں"۔ یعنی یہ وہ طالب علم ہیں جو لالیاں سے آئے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ایک "فرزندان لالیاں ایسوسی ایشن" میں منسلک کر کے اپنی بہبود کے سامان پیدا کرتے ہیں۔ یہ بات بھی مجھے بہت بھلی لگی کہ یہ نہیں کہ اپنی اپنی جگہ پر جتنا کچھ ہو سکا کیا بلکہ اپنے گاؤں کا خیال رکھتے ہوئے کیونکہ آخر انہوں نے وہیں چلے جانا تھا یا وہیں کے لوگوں کی خدمت کرنی تھی۔ اس لئے وہ لیگوس تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے تو اپنے آپ کو فرزندانِ فلاں گاؤں کے نام سے ایسوسی ایشن میں منسلک کر لیتے۔ یہ لوگ تھوڑی تھوڑی رقمیں بھی جمع کرتے اور اپنے اجلاسوں کی باقاعدہ روئداد بھی تحریر کرتے۔ یعنی آج میٹنگ کی ہے تو اس کی روئداد اگلی میٹنگ کے لئے تحریر کی جاتی اور اس میٹنگ پر سنائی جاتی۔ گویا کہ باقاعدہ طور پر تنظیم سیکھنا اور منظم ہونے کی کوشش کرنا۔ یوں لگتا تھا کہ ان کی فطرت میں داخل ہے۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ اگر کسی جگہ دو چار طالب علم ٹیبل ٹینس کھیلتے ہیں تو وہ کھیل کا آغاز کرنے سے پہلے اس کا دستور تیار کرتے ہیں۔ صدر کون ہوگا۔ اور سیکرٹری کون اور آئندہ صدر اور سیکرٹری کس طرح چنا جائے گا۔ اور محصل کون ہوگا اور روپیہ پیسہ رکھا کس کے پاس جائے گا۔ یہ ساری باتیں وہ خود بخود سیکھ جاتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب وہ عملی زندگی میں داخل ہونے ہوں گے تو یقیناً انہیں پہلے سے ہی اس بات کا علم ہوگا کہ ایسوسی ایشن کس طرح بنانی ہے اور پھر اس ایسوسی ایشن کو چلانا کس طرح ہے یہ ایک نہایت ضروری بات ہے اور یہ کہ وہ اپنا دستور بھی بنا لیتے تھے۔ اس سے انہیں یہ فائدہ ہوتا تھا کہ وہ ہمیشہ یہ سمجھتے تھے کہ تمام امور دستور کے مطابق ہونے چاہئیں۔ چنانچہ بعد میں جب وہ پیبر پارٹیوں کے ممبر بنتے تو انتہائی طور پر ضابطے سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے اپنے کام چلاتے۔ یہ ایسی خوبیاں ہیں جو کسی بھی ملک و قوم کو جلد جلد ترقی کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

نائیجیریا افریقہ میں ایک بہت بڑا ملک ہے رقبہ کے لحاظ سے بھی اور افرادی قوت کے لحاظ سے بھی۔ چنانچہ اس ملک کے نوجوان خاص طور پر ان علاقوں میں جنہیں میں نے دیکھا ہے اپنی ان باتوں کی وجہ سے نائیجیریا کے لئے خاصے مفید ثابت ہوئے۔ چونکہ مجھے وہاں خدا کے فضل سے ایک لمبا عرصہ قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ یعنی تقریباً بیس سال تو مجھے یہ دیکھنے کا بھی موقعہ ملا کہ جو بچے اس وقت جب میں نائیجیریا گیا تھا سکول میں تھے۔ انہوں نے بعد میں میرے سامنے اپنی عملی زندگی شروع کی اور ان میں سے میرے کئی واقف خاصے اہم شخصیتیں بن گئے۔ میں جب ان سے ملتا تھا اور ان کی زندگی پر غور کرتا تھا تو میرے دل میں اس بات کا یقین پیدا ہو جاتا تھا کہ انہوں نے جس طرح زندگی کا آغاز کیا تھا۔ اس کا آج انہیں یہ میٹھا پھل مل رہا ہے۔ جب میں دیگر ممالک سے خاص طور پر برصغیر سے نائیجیریا کا مقابلہ کرتا تھا تو مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ پرانے ملک یعنی وہ ملک جو ایک لمبے عرصے سے آزادی یا خاصی آزادی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو ایک بہت پرانی ثقافت کا مالک سمجھتے ہیں وہ یوں لگتا ہے کہ تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ زندگی جیسے بھی گذر رہی ہے ٹھیک ہے لیکن نئے ممالک جنہیں اپنے بہت لمبے عرصے کی ثقافت پر ناز نہیں ہے وہ ماضی کی طرف نہیں بلکہ اپنے مستقبل کی طرف دیکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہوتے کہ ماحول تیز رفتاری مانگتا ہے۔ جلدی جلدی آگے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور انتہائی متمدن ممالک کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

میں نے تعلیم کا ذکر کیا ہے۔ شاید انہیں مضامین میں پہلے بھی کہیں کہا ہے کہ میں نے ایسے جلسوں میں بھی شرکت کی ہے۔ جہاں بیک وقت "کمیونٹی مدد" کی بنا پر اٹھارہ بیس بیس افراد کو امریکہ یا انگلستان اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ ان سب طالب علموں کے والدین از خود ان کا خرچہ برداشت کرنے کے قابل نہیں تھے۔ لیکن چونکہ جیسے پہلے کہا گیا ہے یہ بڑے شہروں میں جا کر اپنے آپ کو فرزندان فلاں گاؤں کہا کرتے تھے اس لئے ان کی تعلیم کا انتظام بھی ان کے گاؤں نے کیا۔ اگر آپ اٹھارہ اٹھارہ افراد کو ایک ہی وقت میں بیرون ملک بھیج سکتے ہیں تو یقیناً آپ ان کی وہ مدد کر رہے ہیں جو کسی صورت میں بھی ان کے اپنے خاندان کے لئے ممکن نہ ہوتی جب یہ طالب علم واپس آتے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ اپنے گاؤں یا اپنے شہر کی پوری لگن کے ساتھ مدد نہیں کرتے ہوں گے "کمیونٹی مدد" ان علاقوں میں خاصی مقبول ہے لوگ اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق اپنے کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے دُعا کی درخواست

احباب تمام اسیران راہِ مولیٰ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے آزمائش کی گھڑیاں ٹال دے۔ انہیں صحت و سلامتی رکھے اور جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

اسلحہ کی کثرت اور جرائم کا خاتمہ

روزنامہ جنگ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء کی ایک خبر کے مطابق

"واشنگٹن ڈی سی میں جرائم بالخصوص قتل اور اقدام قتل کی وارداتوں کی روک تھام میں پولیس کی ناکامی کے بعد واشنگٹن ڈی سی پولیس کے چیف آئزک فلوڈ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے گذشتہ روز واشنگٹن ڈی سی میں منعقد ہونے والی ایک تقریب کے دوران روتے ہوئے عہدے سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں جرائم ختم کرنے میں ناکام رہا ہوں۔ حالیہ اخباری اطلاعات کے مطابق منشیات کا کاروبار کرنے والے اور بیروزگار جرائم پیشہ افراد گذشتہ چھ ماہ کے دوران ۳۰۰ سے زائد افراد کو ہلاک کر چکے ہیں۔ پولیس اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود جرائم کی روک تھام میں ناکام رہی ہے۔ ابھی حال ہی میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۵ سال کے دوران ۲۰۰۰ افراد کو امریکی دارالحکومت میں بے رحمانہ طریق سے قتل کیا گیا۔ جن میں غیر ملکیوں کی ایک بڑی تعداد بھی شامل ہے۔ ان میں پاکستانی بھی شامل ہیں۔ ــــ"

امریکہ میں اسلحہ اور جرائم کی بھرمار کے متعلق ایک مغربی نامہ نگار کی رپورٹ بھی اس سلسلہ میں قابلِ توجہ ہے۔ اس کے بعض حصے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

امریکہ کی ریاست کیلی فورنیا کے ایک ہوٹل کے مالک نے پولیس کو شکایت کی کہ ان کا ایک گاہک بلوں کی ادائیگی کے لئے جو کریڈٹ کارڈ استعمال کر رہا ہے وہ چوری کا معلوم ہوتا ہے۔ پولیس کے دو افسر تفتیش کے لئے ہوٹل پہنچ گئے خوش قسمتی یا بد قسمتی سے ملزم ہوٹل کی راہداری میں ہی مل گیا۔ ابتدائی پوچھ گچھ کے بعد جب اسے اس کے کمرے میں جانے کو کہا تو وہ مان تو گیا مگر کمرے میں داخل ہی اس نے خودکار رائفل سے گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ دو گھنٹے کی افراتفری اور جدوجہد کے بعد جب اس پر قابو پا لیا گیا تو ایک افسر زخمی ہو چکا تھا۔ جسے دوبارہ اپنے فرائض ادا کرنے کے قابل ہونے کے لئے سات ماہ تک علاج کروانا پڑا۔ دوسرا افسر بھی دیر تک ذہنی صدمہ سے دوچار رہا۔ ملزم نے چند سیکنڈ کے اندر ۲۱ گولیاں چلائی تھیں۔ پولیس اور ہوٹل انتظامیہ اس بات پر خوش ہے کہ اس نے یہ کام کمرے میں جا کر شروع کیا اگر وہ راہداری میں ہی اپنا یہ شوق پورا کرنے لگتا تو نقصان بہت زیادہ ہو سکتا تھا۔

یہ ایک مثال ہے اور ایسی بے شمار مثالیں امریکہ اور یورپ اور اب ان کی نقالی میں دوسرے مقامات پر بھی دیکھی جا سکتی ہیں مگر امریکہ بہر حال سرفہرست ہے۔ اس نامہ نگار کا کہنا ہے کہ امریکن نئی سے نئی اور بہتر سے بہتر بندوق (جو زیادہ آسانی سے زیادہ سے زیادہ ہلاکت و تباہی پھیلا سکتی ہو) کے شوق میں دیوانے ہو رہے ہیں۔ اس نامہ نگار کے اندازے کے مطابق فوجی رائفلیں ۵ لاکھ سے زیادہ امریکنوں کے ہاتھوں میں موجود ہیں۔ UZI جو امریکہ کی خفیہ سروس کے زیر استعمال ہے اسی طرح AR15، MAC10، KE99، HTK، ایسی ہی بندوقیں ہیں جو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تباہی پھیلا سکتی ہیں۔ یہ بندوقیں اب امریکہ میں آپ بغیر کسی روک ٹوک کے اسی طرح خرید سکتے ہیں جس طرح بازار سے سبزی یا دوسری اشیاء ضرورت۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کے بعض شہروں میں تو یوں لگتا ہے کہ ہر گلی کے موڑ پر کوئی بندوق بردار منتظر کھڑا رہتا ہے اور جیسے ہی کوئی عام شہری سامنے آتا ہے۔ وہ اسے اس کی نقدی وغیرہ سے محروم کر دیتا ہے۔ اس کوشش میں جانی نقصان ہو جانا بھی کوئی بعید نہیں ہوتا۔ نیویارک اس سلسلہ میں زیادہ مشہور یا بدنام ہے۔ جنوبی فلوریڈا بھی ناجائز اسلحہ اور منشیات کے چکر میں بہت آگے ہے۔

امریکی قانون کے مطابق ہر وہ بندوق جو ایک دفعہ چلانے سے ایک ہی گولی چلاتی ہو بغیر کسی لائسنس کے استعمال کی جا سکتی ہے۔ آٹومیٹک بندوق (جس کے ایک دفعہ چلانے سے متعدد گولیاں نکلتی ہوں) کے لائسنس کی ضرورت ہوتی ہے اور قانوناً ایسی بندوق کے مالک کی انگلیوں کے نشان بھی ریکارڈ میں رکھے جاتے ہیں۔ لیکن اس کی نوبت کم ہی آتی ہے جرائم کی دنیا میں استعمال ہونے والی یہ بندوقیں بڑی تیزی سے ہاتھ بدلتی ہوئی کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہیں۔ اور جرائم کی روک تھام کرنے والے ادارے اور اشخاص اپنی بے شمار صلاحیتوں اور سہولتوں کے باوجود جرائم کی روک تھام میں بری طرح ناکام رہ جاتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ایسی بندوقیں جو آٹومیٹک نہیں ہیں ان کی ہلاکت آفرینی بھی کوئی کم تو نہیں ہوتی MAC10 دس سیکنڈ میں ۳۰ گولیاں داغتی ہے۔ M10 پانچ سیکنڈ میں ۳۰ گولیاں چلانے کی صلاحیت رکھتی ہے اور پھر یہ بھی کہ AM15 کو باآسانی خودکار رائفل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے بھی مشین گن کی طرح خوفناک سمجھا جاتا ہے۔

اسلحہ کی اس بھرمار کی وجہ سے عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ پولیس عوام کو چوروں اور ڈاکوؤں وغیرہ سے کیا تحفظ فراہم کرے گی جبکہ وہ تو خود اپنی حفاظت بھی نہیں کر سکتی۔

ہمارے ہاں عام طور پر مغربی دنیا کی نقالی و تقلید کو ہی ہر قسم کی ترقی و بہتری کا ضامن سمجھا جاتا ہے جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ان نام نہاد ترقی یافتہ ممالک میں جرائم کی اتنی کثرت ہو چکی ہے کہ جس سے عوام اور اصحاب حل و عقد بری طرح پریشان ہو رہے ہیں۔

ایک وقت تک اسلحہ کے عام استعمال کے حق میں یہ دلیل دی جاتی رہی ہے کہ اس طرح خود حفاظتی کا انتظام ہو سکتا ہے اور حملہ آور کو حملہ کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچنا پڑتا ہے مگر نتائج کے اعتبار سے یہ دلیل اپنا وزن کھو چکی ہے کیونکہ اسلحہ کی کثرت نے جرائم کی کثرت کو ہی جنم دیا ہے۔ جرائم کو ختم نہیں کیا۔

ترک قبرص کا شہر۔ کیرینا

ڈاکٹر اے بی اشرف (انقرہ) کا سفرنامہ ترک قبرص میں تین دن۔ ماہنامہ تخلیق کے اپریل ۹۲ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک حصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ تخلیق کے مدیر جناب اظہر جاوید ہیں۔

(ادارہ)

کیرینا چھوٹا سا خوبصورت اور دیدہ زیب شہر ہے۔ سمندر کے کنارے کا منظر بہت خوبصورت ہے۔ ساحل کے ساتھ ساتھ بہت سے ہوٹل اور کمپنیاں موجود ہیں۔ جہاں سیاحوں کا بے پناہ رش تھا۔ سب کمرے لگے ہوئے تھے۔ ان ہوٹلوں کے سامنے خیمے اور چھتریاں لگا کر لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ بنائی گئی تھی۔ جہاں سیاح بیٹھ کر آئس کریم، چائے، کافی، کوک وغیرہ سے دل بہلا رہے تھے۔ عورتوں اور مردوں کے ہجوم کے باوجود بہت سکون محسوس ہوتا ہے۔ ہر ٹولی اپنی اپنی جگہ پر خاموشی سے چائے، کافی کے گھونٹ پی کر قدرت کے منظروں کا سمندر کی وسعتوں سے اپنے دل کو بہلا رہے تھے۔ کیرینا میں ایک بہت پرانا قلعہ ہے جو رومی سلطنت کے زمانے کا ہے۔ اس کی چھت پر جائیں تو تین اطراف سے حد نظر تک پھیلا ہوا سمندر ہی سمندر دکھائی دیتا ہے۔ ایک طرف شہر آباد ہے۔ قلعے کے اندر ایک چھوٹا سا میوزیم بنایا گیا ہے جہاں قدیم زمانے کا ایک چھوٹا ساختہ حالت میں کشتی نما بیڑہ رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ سکندر اعظم کے زمانے میں (۳۰۰ قبل مسیح) یہ جہاز تجارت کی غرض سے قبرص آ رہا تھا۔ لیکن کیرینا شہر سے کم و بیش ایک میل دور جہاز ڈوب گیا۔ اور سمندر کی تہہ میں بیٹھ گیا۔ ۱۹۶۷ء میں یونیورسٹی آف پینسلوانیا (PENNSYLVANIA) نے باون افراد پر مشتمل ایک ٹیم اس کشتی کی تلاش کے لئے روانہ کی اس ٹیم نے ایک سال کی تلاش اور جدوجہد کے بعد ۱۹۶۸ء میں اس کو باہر نکال لیا۔ اس کشتی میں سے شراب کے مٹکے، پیالے، پلیٹیں، چمچے، تیل کے جگ اور انتیس مرتبان بادام کے بھرے ہوئے نکلے۔ ان باداموں کی تعداد نو ہزار ہے اور یہ بالکل سیاہ ہو چکے ہیں۔ تمام برتن مٹی کے ہیں۔ جگ صراحی نما ہیں۔ یہ کشتی لکڑی کی بنی ہوئی ہے اور اس کی شکل بالکل ویسی ہے جیسی آجکل کی کشتیوں کی ہوتی ہے۔ اس میں دس پندرہ افراد کی گنجائش موجود ہے کوئی کیبن وغیرہ نہیں بس کھلی کشتی ہے اس قلعے میں عقوبت خانے، جیل خانے اور

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیلاب کی تباہ کاری اور امداد

پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ بیماریوں، بارشوں اور سیلاب نے صوبے کو بہت بری طرح متاثر کیا ہے اور ایک اندازے کے مطابق کہا جا سکتا ہے کہ پندرہ سولہ ارب روپے کا نقصان ہوا ہے اس نقصان میں نہری سسٹم میں خرابیاں فصلوں کی تباہی اور جانوروں اور حیوانات کا نقصان شامل ہے۔ جہاں تک انسانی زندگی کے نقصان کا تعلق ہے اسکی تو قیمت لگائی ہی نہیں جا سکتی۔ لیکن جو روپیہ ورثاء کو دینے کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے نقصان اٹھایا ہے۔ وہ اس رقم میں شامل کیا جا سکتا ہے آپ ملتان ایئر پورٹ پر پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس سے پہلے آپ نے بند جو مختلف جگہوں پر بنائے گئے تھے۔ ان کا معائنہ کیا۔ آپ نے کہا کہ حکومت اس بات کی کوشش کرے گی کہ تمام لوگ جو بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ انہیں ایک حد تک معاوضہ ادا کرے۔ اس سے پہلے وزیر اعظم کی طرف سے ایک سو کروڑ روپے امداد میں تقسیم کئے جانے کا وعدہ کیا جا چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ خاص طور پر بند بوستان سے لے کر نواب پور تک کا اور اس بات پر تسلی کا اظہار کیا کہ نقصان سے لوگوں کو بچانے کے لئے اچھے خاصے انتظام کئے گئے ہیں۔ آپ نے ریلیف کیمپوں کا بھی دورہ کیا اور جو لوگ سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں ان سے ملاقاتیں کر کے ان کا حال احوال پوچھا اور انہیں اس بات کا یقین دلایا کہ پنجاب کی حکومت ہر ممکن کوشش کر کے ان کی مدد کرے گی۔ اس سلسلے میں آپ نے سیاسی لیڈروں اور کارکنوں کو اپیل کی کہ وہ ہر روز بڑھ کر امدادی کاموں میں حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر سیاسی پارٹیاں اس سلسلے میں کوشش کریں گی تو حکومت ان کے لئے مدد کا ہاتھ بڑھائے گی۔

وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ شدید بارشوں اور سیلابوں سے پاکستان کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ لیکن اس بات کو بھی مدِنظر رکھنا ضروری ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو جلد بحال کر لینا چاہیئے اور تعمیر نو کے ذریعے پھر ایک دفعہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جانا چاہیئے۔ ہمیں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا ہے اور اپنے ملک کو خوشحال بنانا ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ موجودہ بحران پر قابو پایا جا سکے اور ان تمام افراد کو جو سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں ضروری امداد بہم پہنچائی جائے۔ آپ نے یہ باتیں مختلف علاقوں میں لوگوں کے بڑے بڑے مجمعوں سے کہیں۔ خاص طور پر ایبٹ آباد اور مانسہرہ ضلع کے پہاڑی علاقوں میں۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ امداد کا کام بہت بڑا ہے۔ حکومت خواہ کتنی ہی کوشش کرے وہ دوسروں کی امداد کے بغیر اس کام کو مکمل طور پر سرانجام نہیں دے سکتی۔ اس لئے یہ لازمی امر ہے کہ ہم سب کو مل جل کر یہ کام کرنا چاہیئے۔ مانسہرہ کی ایک وادی میں آپ نے کہا کہ بیس ہزار تک کے قرضے معاف کر دئے جائیں گے۔ ایک فوجی ہیلی کاپٹر میں سفر کرتے ہوئے آپ اس دورے میں تقریباً چھ مقامات پر گئے اور آفت زدہ لوگوں سے ملاقات کر کے انہیں یقین دلایا کہ ان کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ مزید انہوں نے کہا کہ اس کام کے لئے اربوں روپیہ درکار ہے۔ نہ صرف آفت زدہ افراد کی امداد کے لئے بلکہ جو پل سڑکیں تنصیبات ان بارشوں اور سیلاب سے تباہ ہو گئے ہیں ان کو دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے اس رقم کی ضرورت ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے بار بار اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ہر شخص کو اس کام میں ہاتھ بٹانا ہوگا۔

محمود احمد اشرف

جاپان۔ ایک صنعتی تجزیہ

آج دنیا کے امیر ترین کہلانے والے ممالک بھی بیروزگاری کے مسئلہ سے دوچار ہیں۔

اتنی مضبوط اقتصادیات کے ملک میں کارکنوں کی کمی ہو جائے یہ محض ایک خواب کی بات لگتی ہے۔ لیکن یہ صورت حال آج جاپان میں درپیش ہے۔ جاپان میں اقتصادی ترقی کی رفتار اتنی تیز ہے کہ اب وہاں مزدوروں کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ گذشتہ دو سالوں میں ایک اندازے کے مطابق ۶۰۰ جاپانی کمپنیاں ایسی ہیں جو کہ کارکنوں کی کمی کی وجہ سے خسارے میں گئی ہیں۔ ان میں مزدا اور نسان جیسی عظیم کمپنیاں بھی شامل ہیں۔

چنانچہ آجکل جاپان میں دفاتر کی عمارات، کارخانوں، ہوٹلوں اور ان جگہوں پر جہاں تعمیراتی کام ہو رہے ہیں ملازموں کی ضرورت کے اشتہارات آویزاں ہیں۔ ایسے ملازموں کے لئے زیادہ سے زیادہ مراعات کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ کمپنیاں اچھے ملازم حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تنخواہوں کا اعلان کر رہی ہیں۔

جاپان میں مزدوروں کی کمی کا یہ مسئلہ بڑی حد تک اس وجہ سے ہے کہ جاپانی قوم میں شرح پیدائش ۱۹۶۰ء کی دھائی کے وسط سے گر رہی ہے۔ لہٰذا بوڑھوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بوڑھے لوگوں کی تعداد میں اضافہ کی رفتار جاپان میں دنیا کے کسی بھی اور صنعتی ملک سے زیادہ ہے۔ ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے لوگ اب جاپان کی کل آبادی کا ۱۱٫۶ فیصد ہیں اور یہ شرح ۲۰۱۵ء تک ۲۲٫۵ فیصد ہو جائے گی۔ جاپان میں اوسط عمر تقریباً ۸۰ سال ہے جو کہ دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ بعض کمپنیاں اب ریٹائرمنٹ کی عمر ۶۰ سال سے بڑھا کر ۶۵ سال کر رہی ہیں۔ مگر کارکنوں کی کمی کی وجہ سے ۶۵ سال کے بعد بھی لوگ ریٹائر ہو کر نئی ملازمتیں ڈھونڈ لیتے ہیں اور حکومت اس رجحان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ مگر بہرحال بوڑھے ان نوجوانوں کا بدل نہیں ہو سکتے جو نسبتاً کم معاوضہ لے کر زیادہ اور مشکل کام انجام دیتے ہیں۔

کام کرنے والوں کی اس قلت سے جاپانی قوم کی معاشرتی ہم آہنگی کے متاثر ہونے کا بھی خطرہ ہے۔ یہ قوم اپنی طرز معاشرت اور تمدن کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ باوجود اس حقیقت کے کہ جاپان میں کل کام کرنے والوں کا چالیس فیصد عورتوں پر مشتمل ہے۔ آج بھی بنیادی طور پر جاپان میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت کا صحیح مقام اس کا گھر ہے۔ مگر اب کمپنیاں عورتوں کو کام کی طرف مائل کر رہی ہیں۔ اور اہل مغرب کے نزدیک تو کارکنوں کی کمی کا یہی قدرتی حل ہے۔ کیونکہ جاپان میں عورتوں کا تعلیمی معیار بھی بہت بلند ہے۔ ایک تہائی عورتیں کچھ نہ کچھ کالج کی تعلیم یافتہ ہیں۔ ایک کمپنی کے مالک نے بتایا کہ عورتوں کو ملازم رکھنے سے ہماری پیداوار میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ عورتیں زیادہ محنت سے کام کرتی ہیں اور دوسرے جب مرد عورتوں کو زیادہ محنت سے کام کرتا دیکھتے ہیں تو ان کو بھی کچھ شرم آتی ہے۔ پس ہماری پیداوار بڑھتی ہے۔ بہرحال لاکھوں جاپانی مرد عورتوں کے گھر سے باہر کام کرنے کے خلاف ہیں۔

کارکنوں کی سب سے زیادہ کمی پرانی مشینوں کی صنعت اور تعمیراتی کام میں ہے کیونکہ نوجوان ان کاموں کو گندہ قرار دیتے ہیں۔ کمپنیاں اس کا حل غیر ملکی مزدور لا کر کرتی ہیں۔ اور یہ مزدور عام طور پر بنگلہ دیش، پاکستان، فلپائن، تھائی لینڈ اور ویت نام سے لائے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال کے ایک جائزہ کے مطابق جاپان میں غیر قانونی طور پر کام کرنے والے غیر ملکیوں کی تعداد ۱۱۰،۰۰۰ ہے۔ اور پہلی دفعہ جاپان میں یہ بحث اٹھی ہے کہ کیا یہ غیر ملکی مزدور ہم پر بوجھ ہیں یا ہمارے لئے سہارے کا باعث ہیں۔ چھوٹے اور اوسط درجہ کے کاروبار کے مالک لوگ تو کھلے طور پر بیرونی کارکنوں کے داخلے کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ ان کی بقا کا انحصار ہی بالعموم ان پر ہے۔

لیکن سیاسی طور پر جاپان جیسے ملک میں جہاں قومی و نسلی اعتبار سے معاشرے میں بڑی یک رنگی اور ہم آہنگی ہے، غیر ملکی افراد کے داخلہ کو ہمیشہ ناپسند کیا گیا ہے۔ جاپانی کہتے ہیں کہ غیر ملکیوں کے بڑی تعداد میں آنے سے ہماری

باقی ص ۷ پر

"بہت سی روحانی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن کا علاج ڈاکٹروں سے کروایا جا سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو (کلام الٰہی) کو پڑھتا اور سمجھتا ہے پھر اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ مگر باوجود اس کے بعض بدیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اسے اندیشہ کرنا چاہیئے کہ اسے کوئی جسمانی مرض لاحق ہے جو عموماً اعصابی قسم کا ہوگا۔ اور اسے ڈاکٹر سے اپنی صحت کے متعلق مشورہ لینا چاہیئے۔"

(حضرت امام جماعت الثانیؒ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت: مکرم ریاض احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چک نمبر ۶ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ اگست ۹۲ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "شمامہ احمد" تجویز ہوا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو دین و دنیا کے لئے بابرکت بنائے۔

درخواست دعا: عزیز سرفراز احمد بعمر ۸ ماہ کو دل کی تکلیف ہے۔ حرکت قلب رفتار سے بہت تیز ہے۔ فرینکفورٹ جرمنی ہسپتال میں داخل ہے

○ امۃ الشکور ناصر صاحبہ کے والد محترم محمد اسحٰق ارشد (احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار) کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ اور ہسپتال داخل ہیں

○ مکرم رانا دوست محمد صاحب جوئیہ آف ٹھٹھہ جوئیہ حال دارالرحمت شرقی کا فضل عمر ہسپتال میں گردے کا اپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے۔

○ مکرم سردار نور احمد مرتضےٰ صاحب کے چھوٹے دونوں بیٹے اور ان کا خالہ زاد بھائی روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو کر فضل عمر ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر پہنچ چکے ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

افسوسناک سانحہ

○ مکرم شفیق احمد جاوید صاحب قائد مجلس فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور مورخہ ۹ ستمبر کی شام ویگن سے نیچے آجانے سے موقعہ پر ہی انتقال کر گئے۔ موصوف خدام الاحمدیہ کی میٹنگ میں شرکت کے لئے جا رہے تھے کہ ویگن پر سوار ہوتے وقت پاؤں پھسلا اور ویگن کے نیچے آ گئے۔ جمعرات دس بجے شاہدرہ ٹاؤن میں جنازہ پڑھا گیا۔ جس کے بعد جسد خاکی کو تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا موصوف ایک بے نفس خادم سلسلہ تھے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال: مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب وکالت علیا تحریک جدید کے چھوٹے بھائی مرزا مجید احمد صاحب کی اہلیہ چند دن سے بعارضہ یرقان بیمار رہنے کے بعد کراچی میں مورخہ ۳ ستمبر ۹۲ء وفات پا گئی ہیں۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں

اعلان دارالقضاء

(عطاء اللہ کلیم صاحب وغیرہ بابت ترکہ غلام محمد صاحب)

○ مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم وغیرہ مکان نمبر ۴۸/۵ فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم غلام محمد صاحب ولد جمال دین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ پلاٹ نمبر ۴/۷ دارالعلوم شرقی ربوہ اور پلاٹ نمبر ۴۸/۵ فیکٹری ایریا ربوہ انکے نام ہیں۔ ان میں سے پلاٹ نمبر ۴/۷ دارالعلوم شرقی ربوہ مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب کے نام اور پلاٹ نمبر ۴۸/۵ فیکٹری ایریا ربوہ دوسرے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱:	مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ	بیوہ
۲:	مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب	بیٹا
۳:	" ثناء اللہ قمر صاحب	-"-
۴:	" ضیاء اللہ ظفر صاحب	-"-
۵:	" غلام احمد صاحب	-"-
۶:	" سلطان محمود ناصر صاحب	-"-
۷:	مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ	بیٹی
۸:	" امۃ الحمید صاحبہ	-"-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان گمشدہ کاغذات

○ کالے رنگ کے عینک کے کور میں موٹر سائیکل یاماہا بنام محمد افضل صاحب نمبر 9456 GA دارالعلوم غربی سے بازار کی طرف جاتے ہوئے گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملیں تو مکرم نسیم احمد صاحب دوکاندار ڈگری کالج روڈ (دارالعلوم غربی) کو پہنچا کر مشکور فرمائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑ لیں اور کسی معاملہ میں تکبر نہ کریں"

بقیہ صہ ۱ سے آگے

(صاحب ایمان) کی خاطر جو کمزور اور غریب مہاجر ہیں تم اپنے وقتوں اور عزتوں کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ دیکھ لیں منافقوں کا وطیرہ اور کفار کا یہی طریق ہے کہ وہ قرآنی احکام کے متقابل معارض باتیں (صاحب ایمان) کے کانوں میں ڈالتے ہیں اور یہ غلط امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کی باتوں پر کان دھریں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے (صاحب ایمان) بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں ہوا کرتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک طرف احکام قرآنی ہیں جو تمہارے سامنے ہیں اور ایک طرف وساوس شیطانی ہیں جو تمہیں ان کی خلاف ورزی پر آمادہ کر رہے ہیں۔ اور ان ہر دو کے ذریعہ سے تمہاری آزمائش کی جا رہی ہے اس آزمائش میں پورا اترنے کے لئے ضروری ہے کہ تم یہ بات یاد رکھو کہ تم ہماری طرف ہی لوٹ کر آنے والے ہو۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء)

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

دیدبانوں کے لئے جگہیں بنی ہوئی ہیں۔

کیرینا کا شاپنگ سنٹر چھوٹا سا ہے لیکن اس کی سجی ہوئی اور خوبصورت دکانوں میں ہر قسم کا مال موجود ہے سائپرس میں الیکٹرک کی اشیاء مثلاً ٹی وی، ویڈیوز، ٹرانسسٹرز، ٹیبل لیمپ اور چینی کے برتن ڈنر سیٹ وغیرہ بہت سستے ملتے ہیں۔

کیونکہ وہاں سمگلنگ عام ہے اور یہ سب اشیاء سمگل ہو کر وہاں پہنچتی ہیں۔ البتہ سیاحوں کی وجہ سے نکوسیا کی نسبت کیرینا میں مہنگائی زیادہ ہے۔ کیرینا کے ایک ریسٹورنٹ کے سامنے چھتری کے نیچے آرام دہ کرسیوں پر بیٹھ کر جیم، اس کے بھائی اور میں نے آئس کریم کھائی۔ ساحل پر تھوڑی دیر گھومے پھرے۔ قسم قسم کی قومیت رکھنے والے سیاحوں کی صورتیں انداز، لباس بے لباسی، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، ملنے جلنے اور کھانے پینے کے اطوار دیکھے، اور پھر سائپرس کے تیسرے شہر موغوسا (MAGUSA) روانہ ہوئے جو نکوسیا سے ۴۰ میل اور کیرینا سے ۱۵ میل کے فاصلے پر تھا۔ قبرص میں یورپ کے ملکوں کے برعکس برطانیہ اور پاکستان کی طرح بائیں ہاتھ کی ڈرائیو ہے اور کلومیٹر کی بجائے میل ہے۔ ترک سائپرس کا تیسرا بڑا شہر ماغوسا ہے جو تجارتی اور صنعتی شہر ہے۔ اور آزاد بندرگاہ ہے۔

موغوسا میں سب سے نمایاں لالہ مصطفےٰ پاشا کی مسجد ہے۔ پہلے یہاں گرجا گھر تھا۔ لالہ مصطفےٰ پاشا نے جو عثمانیوں کا امیر البحر تھا اس شہر کو فتح کیا تو وہاں کے گرجے کو مسجد میں بدل دیا۔ موغوسا کی گلیاں اور کوچے دیکھ کر پشاور اور ملتان وغیرہ کی گلیاں کوچے یاد آ گئے۔ گھر بھی ملتے جلتے تھے البتہ فرق تھا تو صفائی کا جو یہاں زیادہ دکھائی دیتی تھی۔ دوپہر ہو چکی تھی۔ ایک ہوٹل سے کھانا پیکٹ میں بندھوایا اور راستے میں ایک پکنک کی جگہ پر بیٹھ کر کھایا۔ راستے میں موغوسا یونیورسٹی کی عمارت نظر آئی۔ آج کل یونیورسٹی بند تھی۔ اس لئے اندر نہ گئے۔ یہ ترک سائپرس کی واحد یونیورسٹی ہے۔ جہاں امریکن انداز میں تعلیم ہوتی ہے۔ اور یہاں دنیا بھر سے طالب علم حصول تعلیم کے لئے آتے ہیں یہاں ذریعہ تعلیم انگریزی ہے۔ بزنس ایڈمنسٹریشن اور انجینئرنگ کا چار سالہ کورس پڑھایا جاتا ہے۔ بہت سے پاکستانی طالب علم بھی یہاں زیر تعلیم ہیں۔

(ماہنامہ تخلیق اپریل ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صہ ۶ سے آگے

ہم آہنگی متاثر ہوگی۔ اسی طرح جرائم میں اضافہ ہوگا۔ اور حکومت اس خیال سے متفق نظر آتی ہے۔ چنانچہ امیگریشن والوں نے حال ہی میں اپنے قوانین سخت کر لئے ہیں اور ایسی کمپنیوں کے لئے سزائیں مقرر کی ہیں جو غیر قانونی طور پر غیر ملکیوں کو لائیں گی۔

لیکن متضاد بات یہ ہے کہ جاپان میں مزدوروں کی یہ کمی آگے چل کر اس کی اقتصادی ترقی میں اور بھی زیادہ مضبوطی کا باعث بنے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاپان میں دنیا کے سب صنعتی ممالک سے زیادہ روبوٹ بنانے میں سرمایہ کاری ہو رہی ہے۔ صرف گذشتہ سال ہی جاپانی کمپنیوں نے ۳۳ ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری صنعتی روبوٹ کی تیاری کے لئے کی ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ روبوٹ اتنی کثرت سے ہو جائیں گے کہ ۹۰ فیصد مزدوروں کی ضرورت ختم ہو جائے گی اور تعمیراتی کاموں پر وقت بھی نصف خرچ ہوگا۔ لیکن بہرحال فی الحال تو جاپان کو کارکنوں کی شدید کمی کا سامنا ہے جو بڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ جاپان کی وزارت صنعت نے متنبہ کیا ہے کہ ۲۰۰۰ء تک جاپان میں صرف کمپیوٹر انجینئرز اور پروگرام تیار کرنے والے دس لاکھ افراد کی کمی ہو جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۱ ستمبر۔ کل دوپہر کے بعد گرمی کی شدت جاری رہی۔ آج صبح بھی تیز دھوپ کی وجہ سے گرمی ہے۔

○ سندھ میں سیلاب کا ریلا گدو اور کوٹری بیراج سے گذر رہا ہے۔ تاہم صورت حال قابو میں ہے۔ کوئی حفاظتی بند توڑنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ تاہم لاڑکانہ اور پیر جو گوٹھ ابھی تک خطرے میں ہیں پنجاب میں پنجند کے مقام پر اونچے درجے کا سیلاب ہے جبکہ چناب کے سوا دیگر تمام دریا معمول پر آگئے ہیں

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ اپوزیشن عوام کے دکھوں پر سیاست نہ کرے جمہوری نظام میں اپوزیشن کا ایک مقام ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے تعاون کی بجائے حکومت کے ہر ہر قدم پر تنقید کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج اور عوام کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ صدر نہ کسی کو ٹوپی پہناتا ہے اور نہ اتارتا ہے حکمرانوں کو ہٹانا اور قائم رکھنا عوام کے اختیار میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں جو کردار ادا کیا ہے ساری قوم اس کی احسان مند ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری عمل کامیابی سے جاری ہے اپوزیشن کو سیلاب پر سیاسی کھیل نہیں کھیلنا چاہیئے۔ الزام تراشیوں کی بجائے مسائل کے حل کے لئے اسے حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔

○ پنجاب میں حالیہ سیلاب سے ۳ ہزار دیہات تباہ ہوئے ہیں۔ زیادہ جانی نقصان جہلم اور گجرات کے اضلاع میں ہوا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ سیلاب کی روک تھام کے لئے ماسٹر پلان بنایا جائے گا۔ ۳۰ لاکھ افراد سیلاب سے بے گھر ہوئے ہیں۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ہماری کوششوں سے افغان رہنماؤں میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ سمجھوتے کے ۲۴ گھنٹے کے بعد اس پر عمل درآمد شروع ہوگا۔

○ سیلاب زدگان کے لئے مختلف ممالک نے امداد کا اعلان کیا ہے جاپان نے دس لاکھ ین، برطانیہ نے ۲ لاکھ ڈالر، چین نے ۲۰ ہزار ڈالر، مالدیپ نے ۲۵ ہزار ڈالر، نیوزی لینڈ نے ۵۰ ہزار ڈالر جنوبی کوریا نے ۳۰ ہزار ڈالر، اقوام متحدہ نے ایک لاکھ ڈالر، فرانس ایک لاکھ ڈالر، یورپی برادری ۳ لاکھ ۶۰ ہزار ڈالر، ایران ایک لاکھ ڈالر، سوئٹزر لینڈ ۵۰ ہزار ڈالر سعودی عرب نے امدادی سامان بھجوایا ہے۔ سری لنکا نے بڑی مقدار میں چائے بھجوانے کا اعلان کیا ہے ازبکستان نے امدادی اشیاء بھجوانے کے لئے پاکستان سے فہرست طلب کی ہے۔ ازبکستان ایک ہیلی کاپٹر عملے سمیت بھی بھجوا رہا ہے۔ افغانستان نے بھی ہیلی کاپٹر بھجوانے کی پیشکش کی ہے

○ امیر جماعت اسلامی نے الزام لگایا ہے کہ حکومت امریکی اشاروں پر ناچ رہی ہے۔

○ پاک سوزوکی کمپنی جاپان کی سوزوکی موٹر کارپوریشن کو فروخت کر دی گئی ہے جاپانی کمپنی نے کہا ہے۔ ۶ کروڑ روپے کا خسارہ دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے جس کے تحت گاڑیوں کی قیمت بڑھ بھی سکتی ہے۔

○ امریکہ کے صدارتی انتخابات میں صدر بش کو اس وقت ایک اور شدید دھچکا لگا ہے۔ جبکہ سابق چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف جنرل ولیم کرو نے صدر بش کے مخالف امیدوار بل کلنٹن کی حمایت کر دی ہے۔ وائس آف امریکہ نے اس اعلان کو صدر بش کے مخالفوں کی بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔ صدر بش پہلے ہی مقبولیت کے میدان میں بل کلنٹن سے پیچھے ہیں۔

○ بلوچستان میں پارلیمانی بحران حل نہ ہوا تو اسمبلی تین ماہ کے لئے معطل ہوسکتی ہے۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے بھارتی فوج کے ۶ مورچے تباہ کر دیئے۔ مجاہدین نے آپریشن ٹائیگر کے جواب میں آپریشن اورنگ زیب اور آپریشن بلیک ڈیتھ شروع کر دیا ہے۔ ۴۰ حریت پسند دریائے نیلم میں ڈوب گئے۔

○ کابل کے نواح میں دوسرے روز بھی شدید لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں حزب وحدت اور اتحاد اسلامی ایک دوسرے کے خلاف گرنیڈ، مارٹر اور راکٹ کا استعمال کر رہی ہیں۔

○ سیلاب کے دوران فرائض سے غفلت برتنے پر ۵ افسروں سمیت ۸ سرکاری اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ بلا ضمانت وارنٹ گرفتاری بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سمال انڈسٹریز کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ ان افسران کا تعلق راجن پور سے ہے۔

○ سیلاب سے پنجاب کے نہری نظام کو ایک ارب ۲۲ کروڑ روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔ نہری نظام کی بحالی کے لئے آئندہ چند روز میں جنگی بنیادوں پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

○ گجرات کے قریب دریائے چناب کے پل پر پولیس مقابلہ میں ایس ایچ او جاں بحق ہوگیا جبکہ کانسٹیبل زخمی ہوا۔ ایک ملزم بھی مارا گیا دوسرا فرار ہوگیا۔ وزیر اعلیٰ بلدیہ و ضلع کونسل کی طرف سے مرحوم تھانیدار کے ورثاء کو ۵ لاکھ روپے کی امداد دی گئی

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمران خزانہ لوٹنے میں لگے ہیں غریب روٹی کو ترس رہے ہیں۔

○ وفاقی وزیر شیخ رشید نے کہا ہے کہ امدادی کاموں کی بجائے بی بی کی تھوئی ایک ہیلی کاپٹر پر اٹکی ہوئی ہے قوم اس وقت بحران سے دوچار ہے اور اپوزیشن سیاسی دکان چمکانے کے چکر میں ہے

○ سلامتی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس کے تحت سابق یوگوسلاویہ کا کردار ختم کر دیا گیا ہے سربیا اور مونٹی نیگرو نئی رکنیت کے لئے سفارش دیں گے۔

○ وزیر اعظم صدر اور چیف آف آرمی سٹاف کے سامنے جہلم چھاؤنی میں کور کمانڈر منگلا لیفٹیننٹ جنرل خالد لطیف مغل اور جی او سی نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ اگر منگلا ڈیم کے انجینئر پہلے تین دن سپل وے کھلا رکھتے تو سیلاب نو کی بجائے صرف ۵ لاکھ کیوسک ہوتا۔ اگر یہ انجینئر شدید سیلاب کے موقع پر تین گھنٹے کے اندر اندر نو لاکھ کیوسک پانی نہ چھوڑتے تو جہلم اور پنڈ دادن خان کی تحصیلوں میں اس قدر ہولناک جانی و مالی نقصان نہ ہوتا۔ انہوں نے بتایا کہ اس صدی کا شدید ترین سیلاب ۱۹۲۹ء میں اس وقت آیا جب کہ ہیڈ ورکس سے پانی کا اخراج ۱۰ لاکھ ۷ ہزار کیوسک تھا۔ لیکن ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء اس سے بھی زیادہ شدید سیلاب آیا۔

پتہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، خونی و بادی بواسیر، دائمی نزلہ و زکام، ذیابیطس، کالی کھانسی، دمہ، مرض اٹھرا اور

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

بیرونجات کے مریض اپنے حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں

مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوایا جاسکتا ہے

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ **گولبازار ربوہ**

NASIR ناصر

پوسٹ بکس ۶۰ — فون: ۵۳۴، ۶۳۴